تعارف وتبصرہ

(۱)

نام کتاب : سیرتِ خیرالانام علیہ الصلوٰۃ والسلام

مصنف : ڈاکٹر اسرار احمد رحمۃ اللہ علیہ

ضخامت : ۲۴۰صفحات قیمت: ۱۸۰ روپے

ناشر: مکتبہ خدام القرآن‘ ۳۶۔کے‘ماڈل ٹاؤن‘لاہور۔

عصرِ حاضر میں قرآن مجید کے علم وحکمت کی نشر واشاعت اوراس کی انقلابی دعوت کو عام کر کے ’’داعی الی القرآن‘‘ کا خطاب پانے والے ڈاکٹر اسرار احمد رحمۃ اللہ علیہ کا شمار بیسویں صدی کے مشہور مدرسین قرآن میں ہوتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی تعلیمات کا مرکز ومحور قرآن مجید تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اُنہوں نے لوگوں کوقرآن حکیم کی تعلیمات سے روشناس کرانے کے لیے انتہائی فکر انگیز خطابات ارشاد فرمائے‘ جن میں سے اکثراب کتابی شکل میں شائع ہو چکے ہیں‘ مثلاً: مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق‘ تعارفِ قرآن‘ عظمتِ قرآن‘ قرآن اور امنِ عالم‘ انفرادی نجات اوراجتماعی فلاح کے لیے قرآن کا لائحہ عمل‘ جہاد بالقرآن اوراس کے پانچ محاذ‘ وغیرہ۔

قرآن مجید کے ساتھ ساتھ سیرتِ مطہرہ بھی ڈاکٹر صاحب کا خاص موضوع تھا۔ پھر سیرت میں سے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق انقلاب اوراس کے مراحل سے ڈاکٹر صاحب کو خصوصی لگاؤ تھا۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب کے سیرت پر موجود خطابات اورتحریرات میں سیرت کا یہی حصہ غالب اورنمایاں نظر آتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنی زندگی کی ۷۸ بہاروں میں سیرت پر اندرون وبیرونِ ملک سینکڑوں کی تعداد میں خصوصی لیکچرز دیے۔ ان لیکچرز میں سے اکثراپنی خاص اہمیت کے پیش نظر کتابی صورت میں بھی شائع ہوئے‘ مثلاً منہج انقلاب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم‘ رسولِ انقلاب صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق انقلاب‘ رسولِ کامل صلی اللہ علیہ وسلم‘ اُسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم‘ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصدِ بعثت‘ عظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم‘ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمارے تعلق کی بنیادیں‘ حُبِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اوراُس کے تقاضے‘ وغیرہ۔

ڈاکٹر صاحب نے اپنی زندگی کے آخری ایام (ربیع الاوّل وربیع الثانی ۱۴۳۱ھ بمطابق فروری ومارچ ۲۰۱۰ء) میں سیرتِ مطہرہ کے موضوع پر اپنی زندگی کی تعلیمات اورفکر کا نچوڑ قرآن آڈیٹوریم لاہور میں ہونے والے پانچ مفصل خطابات میں بیان فرمایا۔ ’’سیرتِ خیرالانام علیہ الصلوٰۃ والسلام‘‘ انہی خطابات کا مجموعہ ہے۔ ان خطابات کی ترتیب وتدوین کی سعادت محبوب الحق عاجز (نائب مدیر’’ندائے خلافت‘‘) کے حصے میں آئی۔ قبل ازیں انہیں ’’ندائے خلافت‘‘ میں قسط وارشائع کیا گیا اوراب کتابی شکل میں ’’سیرت خیرالانام علیہ الصلوٰۃ والسلام‘‘ کے عنوان سے

شائع کیا گیا ہے۔

ڈاکٹر صاحب کی یہ کتاب سیرتِ مطہرہ کے موضوع پر اُن کی دوسری ضخیم کتاب ہے جو۲۴۰صفحات پر مشتمل ہے۔اس کتاب کو پانچ خطابات/ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے:(۱) فلسفۂ دین میں نبوت و رسالت کا مقام‘ (۲) آنحضور ﷺ پر نبوت و رسالت کی تکمیل‘ (۳) حزب اللہ کی تیاری کا نبوی طریق‘ (۴) باطل سے تصادم کے ابتدائی مراحل‘ اور (۵) باطل سے تصادم کے تکمیلی مراحل۔

پہلے خطبہ میں ڈاکٹر صاحب نے فلسفہ دین میں نبوت ورسالت کا مقام ومرتبہ واضح کرنے کے ساتھ ساتھ فزیکل سائنسز اور قرآن کی ہم آہنگی‘ قرآنی میٹا فزکس‘ حیاتِ انسانی کے پانچ اَدوار اور انسان کے محاسبہ اُخروی کی پانچ بنیادوں کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔اس باب میں ڈاکٹر صاحب نے عالمِ امر اور عالمِ خلق کا فرق بیان کرنے کے بعد انسان کو عالمِ خلق کی تخلیق کا نقطہ کمال قرار دیا اور پھر انسان کی معنوی شخصیت کی تین سطحیں بھی مفصل انداز میں بیان کیں۔ بعدازاں انہوں نے اس بات کی توضیح کی کہ انذار وتبشیر انبیاء کرام ؑ کی بنیادی ذمہ داری ہے۔اور ختم نبوت کے بعد دین کا ابلاغ ،شہادتِ حق کی ذمہ داری اُمت کے کندھوں پر آن پڑی ہے۔مگرافسوس کی بات ہے کہ اس ذمہ داری سے پہلوتہی کی وجہ سے اُمت مسلمہ اس ذلت ومسکنت کا شکار ہے۔اس خطبہ کے آخر میں ڈاکٹر صاحب نے ’’تصویر کا روشن رُخ‘‘ کے عنوان کے تحت اُن احادیث کو بیان کیا جن میں یہ پیشین گوئیاں موجود ہیں کہ قربِ قیامت میں اس پورے روئے ارضی پر اللہ کا دین غالب آکر رہے گا اور اس ضمن میں ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ اس کا نقطہ آغاز افغانستان اور پاکستان ہوسکتا ہے۔اس لیے ہم سب کو دین کے غلبہ واقامت کے لیے اپنا تن من دھن لگانا ہوگا تاکہ شہادت علی الناس کا بنیادی فریضہ ادا ہوسکے۔

دوسرے خطبہ’’آنحضور ﷺ پر نبوت ورسالت کی تکمیل‘‘میں ختم نبوت کے دلائل کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔اولاً قرآنی آیات اور ثانیاً احادیث مبارکہ کی روشنی میں عقیدۂ ختم نبوت کو بیان کرنے کے بعد ڈاکٹر صاحب نے اس بات کو اُجاگر کیا ہے کہ:’’نبی اکرم ﷺ پر نبوت اور رسالت کا صرف اختتام ہی نہیں ہوا‘ بلکہ اتمام اور اکمال بھی ہوا ہے‘‘۔اس کے بعد ڈاکٹر صاحب نے نبی اکرم ﷺ پر تکمیل نبوت ورسالت کے مظاہر کو بڑی عمدگی سے بیان کرکے واضح کیا ہے کہ پورے روئے ارضی پر اللہ کے دین کو غالب کرنا اس اُمت کی ذمہ داری ہے اور اگر اُمت یہ کام نہیں کرتی تو وہ مجرم ٹھہرے گی۔

تیسرا خطبہ اس سوال کے جواب پر مشتمل ہے کہ پورے روئے ارضی پر غلبہ دین کیسے ہوگا اور اس کا طریقہ کار کیا ہوگا؟اس ضمن میں ڈاکٹر صاحب نے تاریخ انسانی کے عظیم ترین انقلاب نبوی کی روشنی میں کسی بھی انقلابی عمل کے تین مراحل کو مفصل انداز میں بیان کیا۔ڈاکٹر صاحب نے جماعت سازی کو انقلاب کا پہلا مرحلہ قرار دیا۔اس ضمن میں ڈاکٹر صاحب نے جماعت سازی کے طریق ولوازم کو انتہائی تفصیل سے بیان کیا اور بیعت کو جماعت سازی کی مسنون بنیاد قرار دیا۔اسی باب میں ڈاکٹر صاحب نے فرد کی تبدیلی کے لیے قرآن حکیم کے پروگرام کو تقریباً۲۰صفحات میں مدلّل انداز میں بیان فرمایا جو یقیناً اس موضوع پر ڈاکٹر صاحب کی تعلیمات کا نچوڑ ہے۔

چوتھے خطبہ میں ڈاکٹر صاحب نے انقلابی عمل کے اگلے مراحل کو بیان کرنے سے پہلے چند تمہیدی باتیں

بیان کیں جن میں نبی اور رسول کے مابین نسبت اور فرق انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر صاحب نے (۱) انقلابِ نبویؐ میں معجزوں کا عمل دخل نہیں' (۲) انقلابِ نبویؐ کا اساسی منہج' اور (۳) تصادم کا آغاز انقلابی کرتے ہیں' کے عنوانات پر سیر حاصل گفتگو کی۔ ان کے بعد ڈاکٹر صاحب نے انقلابی عمل کے دوسرے' جبکہ باطل سے تصادم کے پہلے مرحلے ''صبرِ محض'' کو بیان کیا اور آخر میں صبرِ محض کی حکمت کو بھی واضح کیا۔

پانچویں خطبہ میں ڈاکٹر صاحب نے صبرِ محض کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے سفر طائف اور اس کی سختیوں کو بیان کیا۔ پھر اس ضمن میں بیعت عقبہ اولیٰ اور بیعت عقبہ ثانیہ کو بیان کرنے کے ساتھ ساتھ موضوع کی مناسبت سے مدینۃ النبی کا تاریخی پس منظر بھی بیان کیا۔ اس کے بعد ڈاکٹر صاحب نے باطل سے تصادم کے دوسرے مرحلے ''اقدام اور مسلح تصادم'' کو بیان کیا۔ ڈاکٹر صاحب کے مطابق ہجرتِ مدینہ اور میثاقِ مدینہ کے بعد نبی اکرم ﷺ نے اقدام کے طور پر غزوۂ بدر سے پہلے آٹھ چھاپہ مار مہمات روانہ کیں جن میں سے چار میں آپ ﷺ خود شریک ہوئے۔ ڈاکٹر صاحب کی نظر میں ان مہمات کا مقصد قریش کی معاشی اور سیاسی ناکہ بندی تھا۔ اس کو بیان کرنے کے بعد ڈاکٹر صاحب نے ترتیب کے ساتھ غزوۂ بدر' غزوۂ اُحد' غزوۂ احزاب' معاہدہ صلح حدیبیہ' فتح مکہ اور اس کے پس منظر کو مفصل اور خوبصورت پیرائے میں بیان فرمایا۔ اس سلسلے کے آخر میں ڈاکٹر صاحب نے ''جزیرہ نمائے عرب میں شرک کے مکمل قلع قمع کا آخری اقدام'' کے عنوان سے انقلابی عمل کے اس مرحلہ کا آخری حصہ بیان کیا۔ ان کو بیان کرنے کے بعد ڈاکٹر صاحب نے انقلابی عمل کے تیسرے مرحلے ''انقلاب کی توسیع'' پر چند اہم عنوانات کے تحت سیر حاصل گفتگو کی: (۱) بیرونِ عرب دعوتِ اسلام اور سلاطین کا ردِ عمل' (۲) غزوۂ تبوک: اہل ایمان کا سخت ترین امتحان' اور (۳) قیامِ خلافت کے ضمن میں غور طلب سوال!

ڈاکٹر صاحب کی سیرت پر پہلے سے موجود کتابوں میں ''سیرت خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام'' کی انفرادیت کے حوالے سے کتاب کے مرتب محبوب الحق عاجز نے ''عرضِ مرتب'' میں تین نکات بیان کیے ہیں' جن کا خلاصہ یہ ہے: (۱) ڈاکٹر صاحب نے فلسفۂ انقلاب کے زاویۂ نگاہ سے سیرت کے تذکرہ کے ساتھ ساتھ فلسفۂ نبوت و رسالت' عقیدۂ ختم نبوت اور بعض دیگر مباحث کو بھی بڑی عمدگی کے ساتھ اور نہایت مدلل انداز میں بیان کیا ہے۔ (۲) ڈاکٹر صاحب نے اِن خطابات میں مراحلِ انقلاب کو سات کی بجائے تین مرحلوں کی صورت میں بیان کیا ہے۔ پہلا مرحلہ جماعت سازی ہے' جو دعوت' تنظیم اور تربیت کا جامع عنوان ہے۔ دوسرا مرحلہ تصادم ہے' جو صبرِ محض' اقدام اور مسلح تصادم پر محیط ہے اور تیسرا مرحلہ انقلاب کی توسیع ہے۔ (۳) یہ ڈاکٹر صاحب کی زندگی کے آخری عوامی خطابات تھے۔ اس کے بعد زندگی نے انہیں زیادہ مہلت نہیں دی اور اس سلسلہ کے آخری خطبہ (جو ۱۴ مارچ ۲۰۱۰ء کو ہوا) کے ٹھیک ایک ماہ بعد آپؒ ۱۴ اپریل ۲۰۱۰ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ بنا بریں کہا جا سکتا ہے کہ یہ خطابات سیرت مطہرہ کے موضوع پر ڈاکٹر صاحب کے فکر کا نچوڑ ہیں۔

الغرض ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی ''سیرت خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام'' سیرت مطہرہ کے موضوع پر ایک عمدہ اور قابل تحسین